طالب محسن

بیعت صحابہ

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز ادا کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان سے خیر خواہی پر بیعت کی۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِيْ فِيْمَا اسْتَطَعْتَ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع وطاعت پر بیعت کی۔ اس موقع پر آپ نے مجھے نصیحت کی (کہ یہ بھی کہو کہ): جس حد تک تم طاقت رکھتے ہو۔ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

لغوی مباحث

'بایعت': 'مبایعۃ' کا لفظی مطلب 'سودا کرنا' ہے۔ اسی سے یہ لفظ معاہدہ کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ بالعموم یہ لفظ حکمران یا رہنما سے معاہدہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ معاہدے کو موکد کرنے کے لیے بیعت کرنے والا اپنا ہاتھ حکمران یا رہنما کے ہاتھ میں دے کر معاہدے کے الفاظ ادا کرتا تھا۔ سیرت کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیغمبرانہ حیثیت میں ایمان و عمل پر بھی لوگوں سے بیعت لی ہے۔

'اقام': اصل لفظ 'اقامۃ' ہے بعض اوقات اضافت میں اس کی 'ۃ' حذف ہو جاتی ہے۔ نماز کے ساتھ یہ لفظ اس کے لیے اہتمام پر دلالت کے لیے آتا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

معنی

قرآن مجید کی سورۂ ممتحنہ میں خواتین سے بیعت لینے کا حکم بیان ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَآءَكَ الۡمُؤۡمِنٰتُ يُبَايِعۡنَكَ عَلٰٓى اَنۡ لَّا يُشۡرِكۡنَ بِاللّٰهِ شَيۡـًٔا وَّلَا يَسۡرِقۡنَ وَلَا يَزۡنِيۡنَ وَلَا يَقۡتُلۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ وَلَا يَاۡتِيۡنَ بِبُهۡتَانٍ يَّفۡتَرِيۡنَهٗ بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِنَّ وَاَرۡجُلِهِنَّ وَلَا يَعۡصِيۡنَكَ فِىۡ مَعۡرُوۡفٍ فَبَايِعۡهُنَّ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ. (۶۰:۱۲)

''اے نبی، جب تمھارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ اللہ کے ساتھ وہ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے متعلق کوئی بہتان نہ تراشیں گی اور کسی امر معروف میں تمھاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے حق میں اللہ سے دعاے مغفرت کرو، یقیناً اللہ درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

اس آیۂ کریمہ سے واضح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایمان وعمل پر بیعت لیا کرتے تھے۔کسی موقع پر عورتوں کے کسی خاص گروہ کو حضور کے پاس بیعت کے لیے آنا تھا چنانچہ ان سے بیعت لینے کے لیے حضور کو خصوصی ہدایت کی گئی۔حضرت جریر بن عبداللہ کی بیعت سے متعلق یہ روایت بھی حضور کے اسی عمل کا ایک مظہر ہے۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ ہجرت سے پہلے مکہ میں ایمان قبول کرنے والوں سے بیعت لینے کا طریقہ حضور نے اختیار نہیں کیا۔ مدینہ میں بھی حضور کا عمومی طریقہ یہ نظر نہیں آتا کہ آپ ہر ایمان لانے والے سے بیعت لیا کرتے تھے۔ بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ بیعت اصلاً ان لوگوں سے لی گئی جنھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پانے کا موقع حاصل نہیں تھا۔روایات میں بعض ایسے صحابہ سے بیعت لینے کا بیان بھی ملتا ہے جنھیں حضور کی مصاحبت حاصل تھی۔ممکن ہے ان روایات کے تحقیقی مطالعے سے واقعات کی کوئی اور ہی نوعیت سامنے آئے۔ بظاہر یہ امکان قرین قیاس لگتا ہے کہ یہ بیعت ان صحابہ کی خواہش کے تحت ہوئی ہوگی۔

بیعت کے واقعات مختلف صحابہ کے حوالے سے کتب حدیث میں مروی ہیں۔ان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صحابی کی شخصیت کو سامنے رکھ کر بیعت لی ہے اور اس سے اس بات پر معاہدہ لیا ہے جو آپ کے نزدیک زیادہ ضروری تھا۔

امام مسلم نے حضرت جریر بن عبداللہ کی بیعت کے جو متن دیے ہیں، ان کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے درج ذیل باتوں پر بیعت لی تھی:

۱۔نماز اور زکوٰۃ پر

۲۔سمع وطاعت پر

۳۔ ہر مسلمان سے خیر خواہی پر۔

سوال یہ ہے کہ صرف نماز اور زکوٰۃ پر کیوں اکتفا کی گئی ہے۔ یہ سوال اس خیال پر مبنی ہے کہ روایت میں یہ بات مکمل بیان ہوگئی ہے اور کسی راوی نے کوئی کمی بیشی نہیں کی۔اگرچہ سورۂ ممتحنہ کی محولہ بالا آیت اور بیعت کے دوسرے واقعات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ممکن ہے راویوں سے کوئی بات چھوٹ گئی ہو۔لیکن اگر حضرت جریر کی اس روایت کے متون ہی پیش نظر ہوں تو یہ خیال قرین قیاس ہے۔ چنانچہ اس صورت میں، اس سوال کا جواب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ ہر فرد سے اس کے لحاظ سے عہد لیا گیا ہے۔شارحین روایت نے اس سوال کے جواب میں تین باتیں لکھی ہیں:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ایک یہ کہ نماز اور زکوٰۃ کو بدنی اور مالی عبادات میں سرنامے کی حیثیت حاصل ہے۔

دوسری یہ کہ ارکان اسلام میں سے یہ شہادتین کے بعد آتے ہیں اور ان کی حیثیت ایک جوڑے کی ہے۔

تیسری یہ کہ باقی دینی امور سمع وطاعت کے تحت ہیں، اس لیے ان کے بعد ان کے ذکر کی ضرورت نہ تھی۔

ہمارے خیال میں زیادہ بہتر توضیح سورۂ توبہ کی آیت ’فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ‘ کی روشنی میں ہوسکتی ہے۔ یعنی قرآن مجید نے قبول اسلام کی علامت جن چیزوں کو قرار دیا ہے حضور نے انھی کو اختیار فرمایا۔ اس لیے کہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جریر نے یہ بیعت قبول اسلام کے موقع پر کی تھی۔

سمع وطاعت کا عہد لیتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ’فیما استطعت‘ کا اضافہ کر لینے کا کہا۔ اس اضافے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر یہ واضح کرنا ہے کہ یہ تقاضا ہر حالت میں نہیں ہے۔ ہر آدمی دینی ذمہ داری کا مکلّف اپنی حد وسع کے مطابق ہی ہے۔

ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کا مسئلہ ’الدین النصیحة‘ والی روایت میں تفصیل سے زیر بحث آچکا ہے۔ اس لیے اسے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس روایت کے راویوں نے حضرت جریر کی نصیحت والے حصے پر عمل کو بھی بیان کیا ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ وہ دوسروں کی خیر خواہی کا اس قدر خیال کرتے تھے کہ ان کا غلام ایک گھوڑا تین سو درہم میں خرید لایا، یہ اس کے مالک کے پاس پہنچے اور اسے کہا کہ تمھارا گھوڑا اس سے قیمتی ہے اور اسے چار سو کی پیشکش کی۔ اس نے مان لیا تو وہ یہ کہہ کر قیمت بڑھاتے رہے کہ تمھارا گھوڑا اس سے بھی قیمتی ہے اور آٹھ سو ادا کر دیے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متون

امام مسلم نے اس روایت کے تین متن نقل کیے ہیں۔ بالعموم کتب روایت میں الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ یہی متن ملتے ہیں۔ عام طور پر راویوں نے سمع وطاعت کو الگ ہی روایت کیا ہے۔ البتہ امام مسلم کے دیے ہوئے دونوں متون یکجا ایک روایت کی صورت میں منقول ہیں۔

نماز اور زکوٰۃ والی روایت کے متون میں بعض راویوں نے شہادتین کو بھی شامل کیا ہے۔ بعض رواۃ نے بیعت کے واقعے کو اس طرح بیان کیا ہے کہ حضرت جریر نے حضور سے اسلام پر بیعت کرنے کے بعد شرط عائد کرنے کا کہا

توحضور نے نماز وغیرہ کی شرط عائد کر دی۔

سمع وطاعت کی بیعت والی روایات میں کچھ متون میں 'فیما احببت و فیما کرھت' کی توضیح بھی نقل ہوئی ہے۔ کچھ راویوں نے حضور کے ہاتھ پکڑنے یا ان کے دایاں ہاتھ بڑھانے کا ذکر بھی کیا ہے۔ کچھ متون ایسے ہیں جن میں 'فیما استطعت' کے مختصر جملے کی جگہ یہ مکالمہ نقل ہوا ہے کہ کیا تم غیر مشروط سمع وطاعت کی طاقت رکھتے ہو۔ انھوں نے جواب میں عجز ظاہر کیا تو حضور نے قدر استطاعت کی بات شامل کرنے کی نصیحت کی۔

تحریری طور پر یہ روایت سب سے پہلے ہمیں امام شافعی اور دارمی کے ہاں ملتی ہے۔ امام شافعی نے صرف نصیحت والا جملہ نقل کیا ہے اور دارمی میں نماز، زکوٰۃ اور نصیحت والا جملہ منقول ہے۔ متون کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضور کے ساتھ اپنی اس ملاقات کا احوال کئی لوگوں سے بیان کیا تھا۔ چنانچہ اس روایت کے متعدد متون کتب حدیث میں موجود ہیں۔ بظاہر یہی لگتا ہے کہ امام مسلم کا انتخاب ہی اصل متن ہے۔ باقی متون تشریحی یا توضیحی رنگ لیے ہوئے ہیں، جو ممکن ہے حضرت جریر کے بیان کردہ الفاظ نہ ہوں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کتابیات

موطا، رقم ۱۷۷۴؛ بخاری، رقم ۵۷، ۵۰۱، ۱۳۳۶، ۶۷۷۶، ۶۷۷۸؛ مسلم، رقم ۵۶، ۱۸۶۷؛ ابوداؤد، رقم ۲۹۴۰، ۴۹۴۵؛ نسائی، رقم ۴۱۵۶، ۴۱۵۷، ۴۱۷۴، ۴۱۷۵، ۴۱۷۷، ۴۱۷۸، ۴۱۸۸، ۴۱۸۹؛ ترمذی، رقم ۱۵۹۳؛ ابن ماجہ، رقم ۲۸۶۸؛ احمد، رقم ۴۵۶۵، ۵۲۸۲، ۵۵۳۱، ۵۷۷۱، ۶۲۴۳، ۱۲۲۲۴، ۱۲۷۸۶، ۱۲۹۴۴، ۱۳۱۳۸، ۱۴۰۵۷، ۱۹۱۷۵، ۱۹۱۷۶، ۱۹۱۸۴، ۱۹۱۸۵، ۱۹۱۸۶، ۱۹۱۸۸، ۱۹۲۰۵، ۱۹۲۱۴، ۱۹۲۱۶، ۱۹۲۱۸، ۱۹۲۲۲، ۱۹۲۳۹، ۱۹۲۴۸، ۱۹۲۴۹، ۱۹۲۵۳، ۱۹۲۵۸، ۱۹۲۶۵، ۱۹۲۶۸، ۱۹۲۸۱؛ ابن حبان، رقم ۴۵۴۸، ۴۵۴۹، ۴۵۵۲، ۴۵۵۷، ۴۵۶۱، ۴۵۶۵؛ حاکم، رقم ۶۶۰۲؛ دارمی، رقم ۲۵۴۰؛ ابن خزیمہ، رقم ۶۷۷۸؛ بیہقی، رقم ۱۶۳۳۱، ۱۶۳۳۲؛ عبدالرزاق، رقم ۹۸۲۲؛ ابویعلیٰ، رقم ۴۳۲۷؛ ابن شیبہ، رقم ۱۹۵۲۹؛ سنن کبریٰ، رقم ۷۷۷۸، ۷۷۹۷، ۷۸۱۰-۷۸۱۲، ۸۷۲۳، ۸۷۲۴؛ طیالسی، رقم ۱۸۸۰، ۲۰۸۳۔